جناب محمد سمیع اللہ
سابق سیکریٹری، اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد

عیدین کا چاند دیکھنے کا آسان متفقہ طریقہ کار

مملکت خداداد پاکستان کو معرض وجود میں آئے ہوئے ستر (۷۰) سال ہوگئے ہیں مگر اس طویل عرصہ کے دوران پورے ملک میں شاید ہی کبھی روزہ اور عید ایک ہی دن ہوئے ہوں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ نہ حکومتِ وقت اور نہ ہی علمائے کرام نے سنجیدگی سے اس مسئلہ پر غور کرکے اس کا حل نکالا ہے اور اِس طرح ملت کو تقسیم سے بچانے کے لئے اپنا مثبت کردار ادا نہیں کیا۔ شاید ہمارے ارباب اقتدار اور زعمائے ملت کو اس کا احساس نہیں کہ یہ کتنا بڑا جرم ہے۔ قرآن مجید کے مطابق مسلمانوں کے درمیان افتراق وانتشار پیدا کرنا شرک جیسا کبیرہ گناہ ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

> وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا (الروم: ۳۱-۳۲)
>
> (مومنو!) اُسی (اللہ) کی طرف رجوع کئے رہو اور اُس سے ڈرتے رہو اور نماز پڑھتے رہو اور مشرکوں میں نہ ہونا (اور نہ) اُن لوگوں میں (ہونا) جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود فرقے فرقے ہوگئے“

لہٰذا پوری دلسوزی سے حکومت اور اہل علم کی خدمت میں قابل عمل گزارشات پیش کی جاتی ہیں جن پر عمل کرکے خاص طور پر رمضان اور عید الفطر کا چاند دیکھنے کے حوالے سے تقسیم ملت جیسے گھناؤنے جرم سے بچا جا سکتا ہے۔

راقم نے ۱۹۹۰ء میں جب وہ اسلامی نظریاتی کونسل کا سیکریٹری تھا، کونسل کے باقاعدہ ایجنڈے میں یہ بات شامل کروائی کہ عیدین کے مبارک موقع پر بدمزگی اور انتشار سے بچنے کے لئے مرکزی رویت ہلال کمیٹی کا اجلاس باقاعدگی سے صرف پشاور میں ہوا کرے تاکہ عید کے چاند کے بارے میں قرب وجوار سے موصول شدہ شہادتوں کا شرعی جائزہ لے کر حتمی اعلان کیا جا سکے۔ مزید برآں اس ضمن میں عجلت کا مظاہرہ نہ کیا جائے اور حتمی اعلان سے پہلے بلوچستان کے دور دراز علاقوں مثلاً پسنی، جیوانی، تربت، پنجگور،

اور ماڑہ وغیرہ سے بھی اطلاعات کی موصولی کا فوری انتظام کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے پاکستان کے جملہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنر صاحبان کو پابند کیا جائے کہ جونہی اپنے علاقوں سے اُنہیں چاند کے بارے میں کوئی معتبر شہادت موصول ہو تو وہ وہاں کی مرکزی جامع مسجد کے امام/خطیب صاحب سے تصدیق کروا کر فوری طور پر مرکزی رویت ہلال کمیٹی پشاور کو مطلع کریں تا کہ وہ مزید چھان بین کر سکیں۔ اس مقصد کے لئے تمام ڈی سی صاحبان کے نام اور فون نمبر مشتہر کئے جائیں تا کہ عوام کو اُن سے رابطہ کرنے میں آسانی ہو۔

راقم کی اس تجویز پر کونسل کے بعض اراکین بالخصوص علمائے کرام نے اتفاق نہیں کیا اور عذر پیش کیا کہ اُنہوں نے عید کی نماز کی امامت کروانی ہوتی ہے اور علاقہ کی سرکردہ سرکاری شخصیات اُن کے پیچھے نماز ادا کرتی ہیں۔ پشاور جیسے علاقہ سے راتوں رات اُنہیں اپنے شہروں میں پہنچنا محال ہے۔ اس لئے یہ تجویز نا قابل عمل ہے۔ میرے خیال میں اگر حکومت اور علمائے کرام تھوڑی سی قربانی دیں اور اخلاص سے کام لیں تو اس پر عمل درآمد بہت آسان ہوسکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ پاک فضائیہ کا ایک ہوائی جہاز (C-130) پشاور کے ہوائی اڈہ پر تیار رہے اور جونہی چاند کے بارے میں سرکاری طور پر حتمی اعلان ہو تو وہ مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے اراکین کو لے کر ایک ہی فلائٹ کے ذریعے اُن کو اپنی منزل مقصود کراچی، کوئٹہ، لاہور یا اسلام آباد پہنچا دے۔

جامع مسجد قاسم علی خان، پشاور کے خطیب مفتی شہاب الدین پوپلزئی صاحب کو خصوصی طور پر اس بارے میں اعتماد میں لیا جائے تو منزل بفضل تعالیٰ اور بھی آسان ہو جائے گی کہ مسئلے میں اختلاف ہی وہاں سے شروع ہوتا ہے۔ اس لئے ملی یکجہتی اور عقلمندی کا تقاضا ہے کہ حکمت عملی کے ساتھ جائے اختلاف کو جائے اتفاق واتحاد بنایا جائے۔ مزید برآں چیئرمین رویت ہلال کمیٹی کی تقرری کی مدت متعین کی جائے جو پانچ سال سے زائد نہ ہو۔ مناسب ہوگا کہ مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے لئے نئے چیرمین کا بھی انتخاب کیا جائے اور اس کے لئے ملک کے نامور علمائے کرام میں سے کسی کو منتخب کیا جائے۔ مرکزی رویت ہلال کمیٹی میں علمائے کرام کے ساتھ فن سے متعلقہ ماہرین کو بھی شامل کیا جائے تا کہ وہ ان شہادتوں کا تکنیکی طور پر بھی جائزہ لے سکیں۔

میں آپ کے موقر جریدے کے ذریعے ارباب اقتدار اور دردِ دل رکھنے والے علمائے کرام سے ایک بار پھر اپیل کروں گا کہ اُمت کی فلاح اور یکجہتی کے لئے میری بیان کردہ تجویز کے مندرجہ ذیل تین اہم نکات پر ضرور غور فرمائیں:

۱۔ مرکزی رویت ہلال کمیٹی کا اجلاس مستقل طور پر کراچی یا اسلام آباد کے بجائے صرف

پشاور ہی میں ہوا کرے جس کے لئے وزارت مذہبی امور ضروری اقدامات کرے تاکہ ملک میں انتشار پیدا نہ ہو۔

۲۔ چاند نہ نظر آنے کا اعلان سرکاری میڈیا سے گیارہ بجے شب سے پہلے نہ کیا جائے۔

۳۔ عوام کو اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ ترغیب دی جائے کہ وہ بھی چاند کی جستجو میں رہیں اور جس کسی کو چاند نظر آئے وہ فوری طور پر اس کی اطلاع اپنے ضلع کے متعلقہ حکام یعنی ڈی سی کو دیں۔

یہاں یہ بھی امر باعث رہنمائی ہوگا کہ عرب ٹی وی کے مطابق رمضان کا چاند دیکھنے کیلئے سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات(UAE) میں عدالتی کونسل کا اجلاس ہوا جس میں کونسل کے ممبران کو چاند نظر آنے کی کوئی شہادت موصول نہیں ہوئی جس کے بعد عرب ممالک میں پہلا روزہ بروز ہفتہ مورخہ ۲۷ مئی ۲۰۱۷ء کو ہونے کا اعلان ہوا۔ چونکہ پاکستان میں ابھی شرعی عدالتی نظام قائم نہیں ہے، اس لئے اطلاعات یعنی سرکردہ مقامی علماء سے تصدیق شدہ شہادتوں کی ترسیل کا کام وقتی طور پر تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنر صاحبان سے لیا جاسکتا ہے، اس کیلئے اُن کے ناموں اور ٹول فری نمبروں کو مشتہر کیا جائے تاکہ آئندہ رمضان اور عیدین ایک ہی دن کامیابی وکامرانی سے منائی جاسکیں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

موتمر المصنفین جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی نئی کاوش

دارالعلوم حقانیہ
اور
ردِقادیانیت

تحریک ختم نبوت 1953 سے 1974 اور 1986 تک مرحلہ وار تاریخ، اقتدار کے ایوانوں، قومی اسمبلی، سینٹ اور وفاقی مجلس شوریٰ میں دفاع ختم نبوت، ردِقادیانیت کا فیصلہ کن معرکہ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ، حضرت مولانا سمیع الحق صاحب و دیگر اساتذہ ومشائخ دارالعلوم حقانیہ کی سیاسی و آئینی جدوجہد، قومی اسمبلی وفاقی مجلس شوریٰ اور سینٹ میں طویل پارلیمانی جنگ، ملت اسلامیہ کا موقف، مولانا سمیع الحق کے سوالنامے کے جواب میں اقلیتی فیصلہ پر عالم اسلام کے جید علماء کرام کے تاثرات اور مستقبل کا لائحہ عمل، ماہنامہ 'الحق' اور قادیانیت کا تعاقب، منبر حقانیہ سے دفاع ختم نبوت اور ردِقادیانیت سمیت درجنوں آئینی اور قانونی مباحث، پر مشتمل اپنی طرز کی منفرد کاوش......ایک عہد کی تاریخ......پہلی بار منظر عام پر

ضخامت: ۶۰۰ صفحات قیمت: ۳۰۰

مرتبین: مولانا انعام الرحمٰن شانگلوی، مولانا محمد اسرار مدنی